ساغر اقبالی

آخری صفحہ

◄◄ اکبر الہ آبادی ابھی پندرہ سال ہی کے تھے کہ اُن کی شادی ہوگئی۔ اُن کی بیوی عمر میں اُن سے چار برس بڑی تھی۔ مزاج کی ناموافقت کے باعث اکثر میاں بیوی میں ان بن رہنے لگی جب نباہ کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو علیحدگی اختیار کر لی۔ یہ شعر انہوں نے اپنی اس حالت کے متعلق ہی لکھا ہے ؎

اکبر دبے نہیں کسی سلطاں کی فوج سے
لیکن شہید ہوگئے بیوی کی نوج سے

◄◄ ایک دفعہ اکبر الہ آبادی فرمانے لگے کہ آج کل کے نوجوان بے ادب اور فضول خرچ ہوگئے ہیں اور پھر یہ شعر سنایا ؎

ہم ایسی سب کتابیں قابلِ ضبطی سمجھتے ہیں
جنہیں پڑھ پڑھ کے بیٹے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

◄◄ یہ 1952ء کا واقعہ ہے میں چٹان میں آغا شورش کاشمیری کے ساتھ کام کرتا تھا اُس زمانے میں تانگہ ہی عام سواری تھی آغا صاحب کے ساتھ اکثر جانے کا اتفاق ہوا کرتا تھا وہ کوچوان کے ساتھ آگے بیٹھتے اور مَیں پچھلی سیٹ پر۔ ایک دن کہنے لگے؛

''مولانا! آپ کی سعادت مندی اور انکساری مجھے بہت پسند ہے آپ نے کبھی تانگے میں آگے بیٹھنے کی کوشش نہیں کی یہ عزت مجھ کو ہی دیتے ہیں''

میں نے کہا ''شورش صاحب! اگر ناراض نہ ہوں تو اصل بات بتا دوں''۔ بولے ''ہاں! کہیے''

میں نے کہا ''دراصل ہمارے یوپی، دہلی میں معززین پچھلی سیٹ پر بیٹھتے تھے۔ کوچوان کے برابر ملازم لڑکے بالے بیٹھا کرتے تھے۔ میں آج تک یوپی کے حساب سے تانگے میں بیٹھتا رہا ہوں''۔ یہ سُن کر وہ ایک لمحے کے لئے سناٹے میں آگئے پھر زور سے قہقہہ مار کر ہنسے اور بولے: ''مولانا! آپ کی صاف گوئی کی داد دیتا ہوں مگر یہ بات کسی اور کو نہ بتانا۔ آپ یوپی کے حساب سے بیٹھتے رہیے۔ میں لاہور کے حساب سے بیٹھتا رہوں گا دونوں خوش رہیں گے۔''

(علی سفیان آفاقی کے خط سے اقتباس)

◄◄ اکبر کے کوئی عزیز بائیسکل سے گر پڑے اور ایک ہفتہ تک چلنے پھرنے سے معذور رہے۔ اکبر نے افسوس کرتے ہوئے کہا ''برا ہوا' اجی مجھے خواہ کوئی قدامت پسند کہے یا قدامت پرست' مجھے تو عہدِ حاضر کی اچھی سے اچھی ایجاد میں بھی مضرت کے پہلو نظر آتے ہیں خواہ وہ موٹر ہو' ہوائی جہاز ہو' یا بائیسکل ہو۔ اب بائیسکل کو دیکھئے۔ مجسم روگ ہے مرض بائی (Bi) سے شروع ہوتا ہے پھر سک (Sick) ہوتا ہے' پھر اِل (ill) ہوتا ہے یوں لفظ بائی سک اِل (Bicycle) بنتا ہے۔